# 9

# مطالعہ پاکستان

مقابلے میں اوّل قرار پانے والی یہ کتاب حکومتِ پنجاب
کی طرف سے تعلیمی سال 20-2019 کے لیے پنجاب کے
سرکاری سکولوں میں تقسیم کی گئی جیکٹ میں شامل ہے۔

جی۔ ایف۔ ایچ پبلشرز
اُردو بازار، لاہور
GFH PUBLISHERS

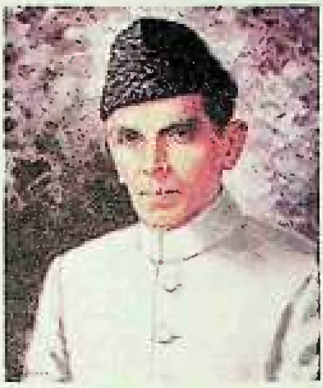

"تعلیم پاکستان کے لیے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ دُنیا اتنی تیزی سے ترقی کر رہی ہے کہ تعلیمی میدان میں مطلوبہ پیش رفت کے بغیر ہم نہ صرف اقوامِ عالم سے پیچھے رہ جائیں گے بلکہ ہو سکتا ہے کہ ہمارا نام و نشان ہی صفحۂ ہستی سے مٹ جائے"

قائداعظم محمد علی جناحؒ بانی پاکستان
(26 ستمبر 1947۔ کراچی)

## قومی ترانہ

پاک سرزمین شاد باد کشورِ حسین شاد باد
تُو نشانِ عزمِ عالی شان ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سرزمین کا نظام قوّتِ اخوّتِ عوام
قوم مُلک سلطنت پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد

پرچمِ ستارہ و ہلال رہبرِ ترقّی و کمال
ترجمانِ ماضی شانِ حال جانِ اِستقبال
سایۂ خدائے ذُوالجلال

### عرضِ ناشر


یہ کتاب قومی نصاب ۲۰۰۶ء اور نیشنل ٹیکسٹ بک اینڈ لرننگ میٹریلز پالیسی ۲۰۰۷ء کے تحت بین الاقوامی معیار پر تیار کی گئی ہے اور حکومتِ پنجاب کی طرف سے سرکاری سکولوں میں مہیا کی گئی ہے۔ اگر اس کتاب میں کوئی تصوّر وضاحت طلب ہو یا متن اور املا وغیرہ میں کوئی غلطی ہو تو اس بارے ادارے کو ضرور آگاہ کریں۔ ادارہ آپ کا شکر گزار ہوگا۔

جی۔ ایف۔ ایچ پبلشرز، 5۔ اُردو بازار، لاہور

رابطہ ناشر: 042-37149315, 042-37310569, 0347-4663944, 0315-4797763, 0333-4285894

# مطالعہ پاکستان

## برائے جماعت نہم

ناشر:

GFH
PUBLISHERS

جی۔ایف۔ایچ پبلشرز، اردو بازار، لاہور

باب اوّل

# پاکستان کی نظریاتی اساس

# (Ideological Basis of Pakistan)

**تدریسی مقاصد:**

اس باب کے مطالعہ کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- نظریہ کی تعریف، نظریہ کے ماخذ اور نظریہ کی اہمیت سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- نظریۂ پاکستان کا مفہوم، نظریۂ پاکستان کی تعریف اور نظریۂ پاکستان کی اساس کی وضاحت کر سکیں۔
- 1857ء کی جنگِ آزادی کے بعد ہندوستان میں مسلمانوں کی معاشی محرومی کو بیان کر سکیں۔
- دو قومی نظریے کے آغاز اور ارتقا سے آگاہی حاصل کر سکیں۔
- علامہ اقبالؒ اور قائداعظمؒ کے ارشادات کی روشنی میں نظریۂ پاکستان کی وضاحت کر سکیں۔

پاکستان 14 اگست، 1947ء کو وجود میں آیا۔ بیسویں صدی میں بہت سی قوموں کو آزادی نصیب ہوئی اور کئی آزاد اور خود مختار مملکتیں دنیا کے نقشے پر اُبھریں۔ پاکستان بھی اُن میں سے ایک ہے لیکن پاکستان کی بنیاد بالکل منفرد اور جداگانہ تھی۔ بیشتر ممالک نسل، زبان اور علاقے کی بنیاد پر تخلیق ہوئے۔ پاکستان واحد ملک ہے جو ایک مضبوط نظریے کے سبب وجود میں آیا۔ پاکستان کے نظریے کی اساس دینِ اسلام ہے جو مسلمانوں کی زندگی کے تمام شعبوں میں راہنمائی کرتا ہے۔ اسلامی نظامِ حیات انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ معاشرتی، اخلاقی، سیاسی، مذہبی اور معاشی شعبوں کے حوالے سے بنیادی اصولوں کا حامل ہے۔ اسلامی نظام قرآنِ پاک اور حضور نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت اور احادیث پر استوار ہے۔ یہی نظام پاکستان کی بنیاد قرار پایا۔

## نظریہ (Ideology)

لفظ ''نظریہ'' کو انگریزی زبان میں آئیڈیالوجی (Ideology) کہا جاتا ہے۔ نظریے سے مراد ایسا ضابطہ یا پروگرام ہے جس کی بنیاد فلسفہ و تفکّر پر رکھی گئی ہو اور انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں مثلاً سیاسی، معاشرتی اور تہذیبی مسائل کے حل کے لیے کوئی منصوبہ بنایا گیا ہو۔

ورلڈ انسائیکلوپیڈیا (World Encyclopaedia) کی تعریف کی رُو سے:

''نظریہ سیاسی اور تمدّنی اصولوں کا مجموعہ ہے جس پر کسی قوم یا تہذیب کی بنیادیں استوار ہوتی ہیں۔''

ڈاکٹر جارج براس (Dr. George Brass) کے الفاظ میں:

''عام زندگی کا ضابطہ یا کوئی پروگرام جس کی بنیاد فکر و فلسفہ پر استوار ہو آئیڈیالوجی کہلاتا ہے۔''

## نظریے کے ماخذ (Sources of Ideology)

درج ذیل عناصر کی وجہ سے لوگوں میں نظریات کی تشکیل ہوتی ہے۔

### 1- مشترکہ مذہب (Common Religion)

مذہب محض چند عبادات کا مجموعہ ہی نہیں ہوتا بلکہ وہ پوری معاشرتی زندگی پر گہرے اثرات رکھتا ہے۔ ہر مذہب نے سماجی تعلقات کو مخصوص نظریات کی روشنی میں استوار کیا مثلاً یورپ نظریۂ عیسائیت کے تحت، جاپان نظریۂ بدھ مت کے تحت، ہندو نظریۂ ہندوازم کے تحت اور مسلمان نظریۂ اسلام کے تحت زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔

### 2- مشترکہ نسل (Common Race)

مشترکہ نسل سے مشترک نظریات جنم لیتے ہیں۔ ایک ہی نسل کے لوگوں میں ہمدردی اور اخوت کے جذبات کا پروان چڑھنا عین فطری عمل ہے۔ ہم نسلی ایک مضبوط بندھن ہے جو مشترک نظریات کے باعث انسانوں کو خونی رشتوں میں منسلک کیے ہوئے ہے۔

### 3- مشترکہ زبان اور رہائش (Common Language and Residency)

زبان ہی کے ذریعے لوگ اپنے جذبات و احساسات اور خیالات دوسروں تک پہنچاتے ہیں جس سے نئے نظریات تشکیل پاتے ہیں۔ لوگوں کے طور طریقوں اور نظریات میں یکسانیت کافی حد تک مشترکہ رہائش کا مرہونِ منت ہے۔

### 4- مشترکہ سیاسی مقاصد (Common Political Purposes)

دورِ حاضر کی بیشتر قومیں اپنے مشترکہ سیاسی مقاصد اور سیاسی نظریات کی بدولت اپنی قومی زندگی کی بقا کے لیے آزادی حاصل کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی ہیں تاکہ وہ مضبوط قوم کا روپ دھار سکیں۔

### 5- مشترکہ رسم و رواج (Common Customs)

ہر دور میں نظریات کی تشکیل میں مشترکہ رسم و رواج کا بڑا عمل دخل رہا ہے۔ مشترکہ رسم و رواج کی وجہ سے لوگوں میں ثقافتی اور فکری اعتبار سے نظریاتی ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔

## نظریے کی اہمیت (Significance of Ideology)

- ☆ انسان ایک مقصد کے تحت دنیا میں آیا ہے۔ بے مقصد زندگی کبھی کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتی۔ قوموں کے وجود کا پتا اُن کے نظریات سے ہوتا ہے۔
- ☆ نظریات قوموں میں مقصد کا شعور پیدا کرتے ہیں اور نظریات سے ہی قومیں کامیابی کی منزل سے ہمکنار ہوتی ہیں۔
- ☆ نظریہ کسی سیاسی، معاشی، معاشرتی یا ثقافتی تحریک کو بنیاد فراہم کرتا ہے۔
- ☆ نظریہ انسانی زندگی کا محور اور اس کی قوت محرّکہ کا دوسرا نام ہے۔
- ☆ نظریہ انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو نظم و ضبط دیتا ہے۔
- ☆ نظریہ انسان کے ایک دوسرے کے ساتھ قومی حقوق و فرائض کا تعین کرتا ہے۔
- ☆ نظریہ ایک روح کی مانند ہوتا ہے جو نظر نہیں آتا لیکن اقوام اسی کی بدولت زندہ اور متحرّک نظر آتی ہیں۔
- ☆ اگر کوئی قوم اپنے نظریے کو نظر انداز کر دے تو اس کا وجود خطرے میں پڑ جاتا ہے اور کوئی دوسرا نظریہ اسے اپنے اندر ضم کرنے کے لیے کوشاں ہو جاتا ہے۔

## نظریۂ پاکستان کا مفہوم (Meanings of Ideology of Pakistan)

پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے جس کی بنیاد ایک فلسفۂ حیات پر استوار کی گئی۔ یہ فلسفہ دینِ اسلام ہے۔ پاکستان کی تمام تر اساس دینِ اسلام ہے اور اس کا اس سرزمین پر نفاذ صدیوں تک رہا ہے۔ یہی وہ لائحہ عمل اور جذبہ ہے جو تحریکِ پاکستان کا موجب بنا۔ نظریۂ پاکستان اور اسلامی نظریہ حیات کو ہم معنی قرار دیا جاتا ہے۔ بلاشبہ اسلامی نظریۂ حیات، نظریۂ پاکستان کی بنیاد ہے۔

برصغیر میں صدیوں تک مسلمانوں کی حکومت رہی۔ وہ اپنے مذہب کے مطابق آزادانہ زندگی بسر کرتے رہے۔ انگریزوں کا راج قائم ہوا تو اسلام اور مسلمانوں کی آزاد حیثیت کو نقصان پہنچا۔ غیر مسلموں کے اقتدار میں مسلمان مجبور اور محکوم رہے۔ جب انگریز کا راج ختم ہونے لگا تو صاف نظر آ رہا تھا کہ برصغیر پر ہندو اکثریت کی حکومت قائم ہو جائے گی اور مسلمان انگریزوں کی عارضی غلامی سے نجات پا کر ہندوؤں کی دائمی غلامی کا شکار ہو جائیں گے۔ سر سید احمد خاں، قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ، علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور کئی دوسرے مسلم اکابرین نے برصغیر کے مسلم عوام کے تحفظ، وقار اور آزادی کے لیے کوششیں شروع کیں۔ انھی اکابرین کی کوششوں کے نتیجے میں پاکستان معرضِ وجود میں آیا۔

## نظریۂ پاکستان کی تعریف (Definition of the Ideology of Pakistan)

ذیل میں نظریۂ پاکستان کی مختلف تعریفیں بیان کی گئی ہیں۔

1- نظریۂ پاکستان قرآن وسنت کے اصولوں پر مبنی معاشرہ کی تخلیق کا نام ہے۔

2- نظریۂ پاکستان اسلام کے اصولوں پر عمل کرنے اور ایک تجربہ گاہ کے حصول کے لیے سوچ کا نام ہے۔

3- نظریۂ پاکستان مسلمانوں کی سیاسی، معاشرتی، ثقافتی اور معاشی قدروں کی حفاظت کے لیے کیے جانے والے اقدامات کا نام ہے۔

4- ملّی تشخص کو برقرار رکھتے ہوئے پاکستان میں اسلام کی حکمرانی اور اتحاد بین المسلمین کی عملی کوشش کا نام نظریۂ پاکستان ہے۔

5- نظریۂ پاکستان ایک ایسی ریاست کے قیام کا نام ہے جہاں عوامی فلاح وبہبود کا خیال رکھا جائے۔

# نظریۂ پاکستان کی اساس

## (Basis of the Ideology of Pakistan)

برصغیر کے مسلمانوں نے ایک علیحدہ ریاست اس لیے حاصل کی تا کہ اللہ تعالیٰ کے حتمی اور قطعی اقتدارِ اعلیٰ کے تصوّر کو عملی جامہ پہنایا جاسکے۔ اُس ذاتِ عظیم کی برتر اور مطلق قوت کو نافذ کیا جائے اور ایک ایسا نظام رائج ہو جس میں قرآنِ پاک اور احادیثِ رسول مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر مبنی اصولوں کو اپنایا گیا ہو۔

اسلام محض عبادات اور رسومات کے مجموعہ کا نام نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسانی زندگی کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے۔ اس میں معاشرت، معیشت، اخلاقیات اور سیاسیات کے تمام مقاصد کو پورا کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ اسلامی نظام، جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ہے اور ہر دور کے لیے مکمل طور پر قابلِ عمل ہے۔

نظریۂ پاکستان اسلامی نظریۂ حیات پر مبنی ہے۔ عقائد وعبادات، عدل وانصاف، مساوات، جمہوریت کا فروغ، اخوّت و بھائی چارہ اور شہریوں کے حقوق وفرائض جیسی اسلامی اقدار نظریۂ پاکستان کی اساس ہیں۔ ان اسلامی اقدار کی تفصیل ذیل میں پیش ہے۔

## 1- عقائد و عبادات (Beliefs and Prayers)

پاکستان کے قیام کا مطالبہ کیا گیا تو اس کے پس منظر میں یہ سوچ بھی کارفرما تھی کہ مسلمان اپنے عقائد کے مطابق زندگی گزار سکیں اور عبادات کی ادائیگی میں کوئی رکاوٹ محسوس نہ کریں۔ عقائد میں توحید، رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، آخرت، ملائکہ اور الہامی کتب پر ایمان لانا شامل ہے۔ ان کے مجموعے کو ایمان کہتے ہیں۔

☆ توحید و رسالت اسلام کا پہلا رُکن ہے۔ توحید سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق و مالک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور نہ ہی کوئی چیز اس کے علم سے باہر ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ (بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے) یعنی کوئی شے اس کی قدرت سے باہر نہیں۔ انسان کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے نائب کی ہے لہٰذا مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کے احکامات ماننا لازم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے قادرِ مطلق ہونے اور انسان کے نائب ہونے کے عقائد سے خود بخود واضح ہو جاتا ہے کہ انسان اپنی طاقت کی حد تک عمل پر قادر ہے لیکن اصل قدرت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

☆ "عقیدۂ رسالت کا مطلب تمام رسولوں پر ایمان لانا ہے، دائرہ اسلام میں آنے کے لیے لازم ہے کہ عقیدۂ رسالت کو دل و جان سے تسلیم کیا جائے اور کسی اعتبار سے اس میں شک و شبہ نہ کیا جائے، حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول ماننا عقیدۂ رسالت کا لازمی جزو ہے"۔

☆ اسلام کا دوسرا رُکن نماز ہے جس کو مقررہ اوقات کے مطابق ادا کرنا فرض ہے۔ دراصل اقامتِ صلوٰۃ، اقامتِ دین کا وہ نمونہ ہے جس کا ہر روز مظاہرہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا ایسا ہی نظام پورے معاشرے میں قائم ہونا چاہیے۔

☆ اسلام کا تیسرا رُکن روزہ ہے۔ تمام عبادات کی طرح روزہ بھی فرض کا بہترین اظہار ہے۔

☆ چوتھا رُکن زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ مالی عبادت ہے اور اسلام کے معاشی نظام کی پختگی کا ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کے نظام کی وجہ سے دولت چند ہاتھوں میں اکٹھی ہونے کی بجائے گردش میں رہتی ہے اور معاشرے کے غریب طبقے تک بھی پہنچ جاتی ہے۔

☆ حج اسلام کا پانچواں رُکن ہے جو صاحبِ اِستطاعت لوگوں پر فرض ہے۔ حج کے موقع پر لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْک

کی پکار مسلمانوں کے اتحاد اور بھائی چارے کی ایسی مثال ہے جو پوری دنیا میں کہیں نظر نہیں آتی۔

## 2- عدل و انصاف اور مساوات (Justice and Equality)

ایک منصفانہ معاشرے کا قیام عمل میں لاتے ہوئے مسلمانانِ برصغیر نے عدل اور سماجی مساوات پر زور دیا۔ معاشرے میں ذات پات، رنگ و نسل اور زبان و ثقافت کی تمیز روا رکھے بغیر تمام انسانوں کو برابر درجہ دیے جانے کا عزم کیا گیا۔ ریاست میں سب افراد کے لیے مساوی قانون اور یکساں عدالتی نظام قائم کیا گیا۔ آزاد عدلیہ اور قانون کی حکمرانی عوام میں مساوات اور انصاف کے قیام کی بنیادی شرائط ہیں۔ اسلامی ریاست نے انصاف کی سربلندی پر زور دیا۔

حضرت محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم نے اس حقیقت کو خطبہ حجۃ الوداع میں یوں بیان فرمایا ہے: "اے لوگو! تم سب کا پروردگار ایک ہے اور تم سب آدمؑ کی اولاد ہو۔ پس کسی عربی کو عجمی پر، عجمی کو عربی پر، کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں۔"

## 3- جمہوریت کا فروغ (Promotion of Democracy)

اسلامی ریاست اور معاشرے کی بنیاد مشاورت ہے۔ اسلامی معاشرے میں جمہوریت کو فروغ حاصل ہوتا ہے اور عوام کے حقوق کا خیال رکھا جاتا ہے۔ انہیں مساوی درجہ ملتا ہے اور وہ قانون کے دائرے کے اندر رہ کر زندگی گزارتے ہیں۔ قوانین انہیں تحفظ مہیا کرتے ہیں۔ قانون کی نظر میں سب برابر ہوتے ہیں۔ افراد میں رنگ، نسل، ذات پات یا زبان کی بنیاد پر کوئی تمیز روا نہیں رکھی جاتی۔ حکومتی نظام سب لوگوں کی بھلائی کو پیشِ نظر رکھ کر چلایا جاتا ہے۔

قائداعظمؒ نے 14 فروری، 1948ء کو سبی کے مقام پر تقریر کرتے ہوئے قیامِ پاکستان کی غرض و غائیت یوں بیان کی:

"آؤ ہم اپنے جمہوری نظام کو اسلامی اصولوں کے مطابق بنیاد فراہم کریں۔ اللہ ذوالجلال نے ہمیں سکھایا ہے کہ ہم ریاستی امور کو باہم صلاح مشورے سے طے کریں۔"

## 4- اخوت و بھائی چارہ (Fraternity and Brotherhood)

اسلامی معاشرے میں اخوت و بھائی چارے کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ مدینہ منورہ میں جب اسلامی حکومت

بنی تو اس میں اخوّت و بھائی چارے کی مثال دیکھنے کے قابل تھی۔ آج بھی اسلامی معاشرہ اسی اخوّت و بھائی چارے کا متقاضی ہے جو کہ مدینہ منوّرہ میں نظر آئی تھی۔ اسلام سے پہلے اس اصول کا فقدان تھا اور لوگ ایک دوسرے کی جان کے دشمن تھے لیکن مدینہ کی ریاست کے وجود سے حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حقوق العباد پر زور دیتے ہوئے یتیموں، بیواؤں اور ناداروں سے مشفقانہ روّیہ کی تلقین کی۔ آپؐ نے لوگوں کو ایک ضابطۂ حیات دیا تا کہ لوگ آپس میں محبت سے رہ سکیں اور معاشرے میں بھائی چارے کی فضا قائم ہو۔ آپؐ نے زکوٰۃ اور خیرات کے نظام کو وضع کیا اور سُود کو حرام قرار دیا کیونکہ اسلام میں دوسروں کے استحصال کی کوئی گنجائش نہیں۔

اخوّت اس بات کا درس دیتی ہے کہ آپس میں برادرانہ تعلقات استوار ہونے چاہییں تا کہ کسی کے حقوق سلب نہ ہوسکیں اور نہ ہی کوئی کمزور پر ظلم کرے۔ حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے کہ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے وہ اس سے خیانت نہ کرے۔ آپؐ نے کینہ اور حسد سے باز رہنے کا درس دیا۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اتفاق سے رہیں اور ایک دوسرے کی مدد کریں۔

## 5- شہریوں کے حقوق و فرائض (Rights and Duties of Citizens)

جب پاکستان کا قیام عمل میں لایا گیا تو ایک طرف شہریوں کے حقوق اور تحفظات کی اہمیت تسلیم کی گئی تو دوسری جانب اُن کے فرائض پر بھی بھرپور زور دیا گیا۔ ایک اسلامی معاشرے میں حقوق کے ساتھ ساتھ فرائض کا ذکر بھی خصوصی طور پر کیا جاتا ہے۔ ایک فرد کا حق دوسرے فرد کا فرض بن جاتا ہے۔ حقوق و فرائض کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ یہ لازم و ملزوم ہیں۔ یہ فرائض ادا کر کے ہی ایک فرد حقوق حاصل کرنے کے قابل بنتا ہے۔ فرائض کا تعلق انسان کے ذاتی اور اجتماعی دونوں پہلوؤں سے ہوتا ہے۔ اسلامی ریاست کو حقوق و فرائض کا باہمی توازن ایک کامیاب ریاست بنا دیتا ہے۔

پاکستان میں اقلیتوں کو تحفظ دینے کی سوچ بھی قیامِ پاکستان کے مطالبے کے پس منظر میں شامل تھی۔ قائداعظمؒ نے بھی یہ واضح کر دیا تھا کہ پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کا پورا خیال رکھا جائے گا۔ اسلام کسی صورت میں بھی یہ اجازت نہیں دیتا کہ اسلامی معاشرے میں زندگی گزارنے والی اقلیتوں کے جان، مال، عزت اور مذہبی روایات کا تحفظ نہ کیا جائے۔

# ہندوستان میں مسلمانوں کی معاشی محرومی

## (Economic Deprivation of Muslims in India)

1857ء کی جنگِ آزادی ختم ہوئی تو مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ اگرچہ ہندوؤں نے بھی اس جنگ میں مسلمانوں کا ساتھ دیا تھا لیکن وہ مسلمانوں کو تمام کارروائیوں کا ذمہ دار قرار دے کر خود بَری الذّمہ ہوگئے۔ مسلم قوم زیرِ عتاب آئی اور انہیں سنگین نتائج بھگتنا پڑے۔

1- انگریزوں نے تعصب اور مسلم دشمنی کے جذبہ کے تحت مسلمانوں کو سرکاری ملازمتوں خصوصاً فوج سے نکال دیا اور ان پر سرکاری ملازمت کے دروازے بند کر دیے۔ مسلمان اپنی قابلیت اور استحقاق کے باوجود کم تر اہلیت کے حامل ہندوؤں کے مقابلے میں ملازمت سے محروم رکھے جاتے تھے۔

2- اکثر مسلمانوں کی جاگیریں چِھن گئیں، اُن کی جائیدادیں ضبط کر لی گئیں اور بعض مسلمان کسانوں کو زمینوں سے بے دخل کر دیا گیا۔ اُن کی جاگیریں اور زمینیں غیر مسلموں کو بطور انعام دے دی گئیں۔ مسلمان، مالک کی بجائے مزارع بن گئے۔ سرسیّد احمد خاں نے مسلمانوں کی حالتِ زار کا نقشہ یوں کھینچا ہے۔ ''کوئی بلا آسمان سے ایسی نہیں اتری جس نے زمین پر پہنچنے سے پہلے کسی مسلمان کا گھر نہ ڈھونڈا ہو۔''

3- مسلمانوں کے کاروبار بند ہوگئے۔ انگریزوں نے ہندوؤں کو خصوصی کاروباری مراعات اور رعائتیں دے کر انھیں اپنے ساتھ ملا لیا۔ ہندوؤں نے مقامی تجارت کے میدان میں اپنی اجارہ داری قائم کر لی اور مسلمان تجارت پیشہ لوگ اقتصادی بحران کا شکار ہوگئے۔

4- برطانیہ میں صنعتی انقلاب کے نتیجے میں وہاں عمدہ اور سستا مال تیار ہونے لگا جو ہندوستان میں درآمد کیا جاتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہندوستان کی دوسری اقوام کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کی گھریلو صنعت جس کے پیداواری ذرائع ترقی یافتہ نہ تھے، تباہ ہوگئی۔

5- برطانیہ کی صنعتی اشیا تو ہندوستان میں آسکتی تھیں لیکن ہندوستان کی چیزوں کی کھپت نہ برطانیہ میں تھی اور نہ یورپ میں تھی۔ ہندوستان کی بیرونی تجارت متاثر ہونے سے لاکھوں افراد بے روزگار ہوگئے جس میں مسلمانوں کی بھی کثیر تعداد شامل تھی۔

# دوقومی نظریہ: آغاز، ارتقا اور وضاحت

## (Two-Nation Theory: Origin, Evolution and Explication)

☆ برصغیر میں ہر شخص جو اسلام قبول کرتا تھا وہ اپنے آپ کو معاشرتی اور سیاسی سطح پر مسلم معاشرے اور ریاست سے وابستہ کرلیتا تھا۔ ایسی صورت میں وہ اپنے سابقہ رشتوں کو ترک کر کے اپنے آپ کو ایک نئے سماجی نظام سے جوڑ لیتا تھا۔ اسی بنیاد پر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مسلمانانِ برصغیر کا الگ اور منفرد مزاج پیدا ہوا جو ہر لحاظ سے دوسری اقوامِ ہند سے مختلف تھا۔ اسی تشخص کو اساس مانتے ہوئے دوقومی نظریہ اُجاگر ہوا۔

☆ برصغیر کے تاریخی تناظر میں دوقومی نظریے سے مراد یہ ہے کہ یہاں دو بڑی اقوام آباد ہیں، جن میں سے ایک مسلمان اور دوسری ہندو قوم ہے۔ یہ دونوں اقوام اپنے مذہبی نظریات، اپنے رہن سہن کے انداز اور اجتماعی سوچ میں ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔ ان اقوام کے بنیادی اصول اور رہن سہن کے طریقے ایک دوسرے سے اس قدر مختلف ہیں کہ یہ صدیوں اکٹھا رہنے کے باوجود ایک دوسرے کے ساتھ گھُل مِل نہ سکیں۔ دوقومی نظریے کی بنیاد پر ہی مسلمانانِ ہند نے اپنی آزادی کی لڑائی لڑی اور اسی نظریے کو ایک تاریخی حقیقت ماننے کے بعد ہندوستان میں دو الگ الگ ریاستیں، پاکستان اور بھارت کے نام سے وجود میں آئیں۔ یہی تصورِ نظریۂ پاکستان کی اساس ہے۔ دوقومی نظریے کے ارتقا کے سلسلے میں مختلف ادوار کی شخصیات اور ان کے افکار کا مختصر جائزہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

سرسید احمد خاں

☆ برصغیر میں سرسید احمد خاں نے سب سے پہلے 1867ء میں بنارس میں اُردو ہندی تنازعے کی بِنا پر دوقومی نظریے کی اصطلاح استعمال کی۔ سرسید نے مسلمانوں کو ایک علیحدہ قوم کہا اور حکومت کو باور کرایا کہ برصغیر میں کم از کم دو اقوام آباد ہیں۔ ایک مسلمان اور دوسری ہندو قوم۔ مسلمان ہر لحاظ سے ایک علیحدہ قوم ہیں کیونکہ اُن کی تہذیب، ثقافت، زبان، رسوم و رواج اور زندگی کا فلسفہ ہندوؤں سے جدا ہے۔ اس نظریہ نے مسلمانوں میں سیاسی جذبے کو اُبھارا اور ان کو ایسی قیادت دی جس نے تحریکِ آزادی کو جِلا بخشی۔ اسی دوقومی نظریے کی بِنا پر ہندوستان تقسیم ہوا۔

☆ ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ نے مسلمانوں کے لیے الگ ریاست کا تصور پیش کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ ان کے مذہبی، سیاسی اور معاشرتی حقوق کو سلب کر لیا جائے۔ لہٰذا میری خواہش ہے کہ مسلمانوں کے لیے پنجاب، سرحد (خیبر پختونخوا)، سندھ اور بلوچستان کو ملا کر ایک ریاست بنا دی جائے۔

☆ چودھری رحمت علی نے جنوری 1933ء میں انگلستان میں قیام کے دوران اپنے چند ساتھیوں سے مل کر ایک کتابچہ 'Now or Never' کے نام سے شائع کیا۔ اس کتابچے کو ہندوستانی سیاست دانوں میں تقسیم بھی کیا گیا۔ اس کتابچے میں مسلمانوں کی علیحدہ ریاست کا نام پاکستان تجویز کیا گیا۔

چودھری رحمت علی

چودھری رحمت علی کا خیال تھا کہ مسلمانوں کی اپنی ایک تاریخ اور تہذیب ہے۔ انھی کی بنیاد پر ان کی قومیت ہندوستانی ہونے کی بجائے پاکستانی ہے۔ وہ یقین رکھتے تھے کہ مسلمان ایک ایسی قوم ہے جو ہندوستان میں دوسرے بسنے والوں سے مختلف ہے۔

☆ قائداعظم محمد علی جناحؒ دو قومی نظریے کے زبردست حامی تھے اور وہ ہر لحاظ سے مسلمانوں کو الگ قوم کا درجہ دیتے تھے۔ آپؒ نے اس سلسلے میں فرمایا: ''قومیت کی جو بھی تعریف کی جائے مسلمان اس تعریف کی رُو سے الگ قوم ہیں۔ وہ اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ اپنی الگ مملکت قائم کریں۔'' قراردادِ لاہور 23 مارچ، 1940ء کو منظور ہوئی جس میں آپؒ نے خطبہ صدارت دیتے ہوئے فرمایا: ''ہندو اور مسلمان دو علیحدہ مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں جو بالکل مختلف عقائد پر قائم ہیں اور مختلف نظریات کی عکاسی کرتے ہیں۔ دونوں اقوام کے ہیروز، رزمیہ کہانیاں اور واقعات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ لہٰذا دونوں قوموں کو ایک لڑی میں پرونے کا مقصد برصغیر کی تباہی ہے کیونکہ یہ برابری کی سطح پر نہیں بلکہ اقلیت اور اکثریت کے روپ میں موجود ہیں۔ برطانوی حکومت کے لیے بہتر ہوگا کہ ان دونوں قوموں کے مفادات کو مدِنظر رکھتے ہوئے برصغیر کی تقسیم کا اعلان کرے جو کہ تاریخی اور مذہبی لحاظ سے ایک صحیح قدم ہوگا۔''

علامہ اقبالؒ

# نظریۂ پاکستان اور علامہ اقبالؒ

**(Ideology of Pakistan and Allama Iqbal)**

علامہ اقبالؒ نے مسلمانوں کو الگ ریاست کا تصور دیا اور اپنی شاعری کے ذریعے ان کو بیدار کیا۔ پہلے پہل آپ بھی ہندو، مسلم اتحاد کے حامیوں میں سے تھے لیکن ہندوؤں کی تنگ نظری اور متعصب روّیے نے جلد ہی علامہ اقبالؒ کو یہ بات سوچنے پر مجبور کر دیا کہ وہ الگ ملک کا مطالبہ کریں۔

☆ آپ نے 1930ء میں اپنے مشہور خطبہ الٰہ آباد میں مسلمانوں کے لیے ایک الگ ریاست کا مطالبہ کیا تاکہ مسلمان اس میں رہ کر اپنے مذہب اور ثقافت کے مطابق زندگی گزار سکیں۔

آپؒ نے فرمایا:

''مجھے ایسا نظر آتا ہے کہ اور نہیں تو شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کو بالآخر ایک اسلامی ریاست قائم کرنا پڑے گی۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں اسلام بحیثیت تمدنی قوت زندہ رہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ مسلمان ایک مخصوص علاقے میں اپنی مرکزیت قائم کریں۔ میں صرف ہندوستان میں اسلام کی فلاح و بہبود کے خیال سے ایک منظم اسلامی ریاست کے قیام کا مطالبہ کر رہا ہوں''۔

☆ علامہ محمد اقبالؒ نے نظریۂ پاکستان کے حوالے سے دعویٰ کیا کہ ہندو اور مسلمان ایک مملکت میں اکٹھے نہیں رہ سکتے اور مسلمان جلد یا بدیر اپنی جداگانہ مملکت بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ علامہ اقبالؒ نے برصغیر میں واحد قوم کے وجود کا تصوّر مسترد کر دیا اور مسلم قوم کی جداگانہ حیثیت پر زور دیا۔ اسلام کو ایک مکمل نظام مانتے ہوئے علامہ محمد اقبالؒ نے واضح طور پر کہا کہ:

''انڈیا ایک برصغیر ہے، ملک نہیں۔ یہاں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے اور مختلف زبانیں بولنے والے لوگ رہتے ہیں اور مسلم قوم اپنی علیحدہ پہچان رکھتی ہے۔ تمام مہذب قوموں کا فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کے مذہبی اصولوں اور ثقافتی و سماجی اقدار کا احترام کریں۔''

☆ علامہ اقبالؒ نے فرمایا کہ مسلمان اسلام کی وجہ سے ایک ملّت ہیں اور ان کی قوت کا دار و مدار بھی اسلام ہے۔ انھوں نے مسلم ملت کی اساس کے حوالے سے حقیقی تصور اپنے اشعار میں پیش کیا۔

| | |
|---|---|
| اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر | خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمیؐ |
| اُن کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار | قوت مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری |

☆ آپؒ نے مسلمانوں کو مذہب اسلام کے ہر پہلو کو اپنانے اور رنگ و نسل کے بتوں کو توڑنے کا مشورہ دیا۔

| | |
|---|---|
| بتانِ رنگ و بُو کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا | نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی |

☆ علامہ اقبالؒ ساری دنیا میں بسنے والے مسلمانوں کو ایک ملّت تصور کرتے تھے۔ اس لیے انھوں نے نیل کے ساحل سے کاشغر تک کے مسلمانوں کو حرم کی پاسبانی کے لیے ایک ہونے کا پیغام دیا۔

| | |
|---|---|
| ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے | نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاکِ کاشغر |

## نظریۂ پاکستان اور قائداعظمؒ
## (Ideology of Pakistan and Quaid-e-Azam)

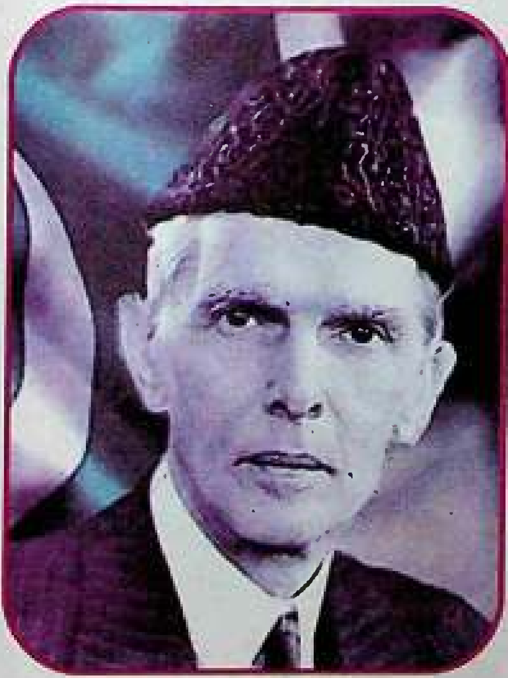
قائداعظم محمد علی جناحؒ

قائداعظم محمد علی جناحؒ کے نظریۂ پاکستان کے مطابق برصغیر پاک و ہند کے وہ مسلم اکثریتی علاقے مثلاً پنجاب، بنگال، آسام، سندھ، سرحد (خیبر پختونخوا) اور بلوچستان کو ملا کر پاکستان بنا دیا جائے جس میں یہاں کے لوگ اپنے مذہب اسلام، تہذیب، روایات، اخلاقیات اور معاشیات کے اصولوں کے مطابق اپنی زندگی استوار کر سکیں۔ جہاں مسلمان آزاد ہوں وہاں وہ اپنی اقدار کے مطابق ملک اور حکومت کے نظام کو چلائیں۔ اُس کے ساتھ ساتھ اقلیتوں کو بھی برابر کے حقوق حاصل ہونے چاہییں۔

☆ قائداعظمؒ اسلامی نظام کو پوری طرح قابلِ عمل سمجھتے تھے اور قرآن پاک کو بنیاد مان کر ملکی نظام کو استوار کرنا چاہتے تھے۔ انھوں نے آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ 1943ء میں کراچی میں فرمایا:

''وہ کون سا رشتہ ہے جس سے منسلک ہونے سے تمام مسلمان جسدِ واحد کی طرح ہیں؟ وہ کون سی چٹان ہے جس پر اس ملت کی عمارت استوار ہے؟ وہ کون سا لنگر ہے جس سے اس امت کی کشتی محفوظ کر دی گئی ہے؟ وہ رشتہ، وہ چٹان، وہ لنگر خدا تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید ہے۔''

قائداعظمؒ کا طلبہ سے خطاب

☆ مارچ 1944ء میں طلبہ سے مخاطب ہوتے ہوئے آپؒ نے فرمایا:

''ہمارا راہنما اسلام ہے اور یہی ہماری زندگی کا مکمل ضابطہ ہے۔''

☆ آپؒ نے علی گڑھ میں خطاب کرتے ہوئے نظریۂ پاکستان کو ان الفاظ میں واضح کیا:

''پاکستان کے مطالبے کا محرک اور مسلمانوں کے لیے جداگانہ مملکت کی وجہ کیا تھی؟ تقسیمِ ہند کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ اس کی وجہ ہندوؤں کی تنگ نظری ہے نہ انگریزوں کی چال، یہ اسلام کا بنیادی مطالبہ ہے۔''

☆ 11 اکتوبر' 1947ء کو حکومتِ پاکستان کے افسران سے خطاب کرتے ہوئے قائداعظمؒ نے فرمایا:

''دس سال سے ہم جس مملکت کی تخلیق کے لیے کوشاں تھے، خدائے بزرگ و برتر کی مہربانی سے اب ایک حقیقت بن چکی ہے۔ اب پاکستان کا مقصد ہمارے لیے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہ ہم نے ایک ایسی ریاست بنائی ہے جس میں ہم آزاد افراد کی طرح رہ سکیں، اپنی تہذیب و ثقافت کو ترقی دے پائیں اور اسلام کے اجتماعی نظامِ عدل کے اصولوں پر عمل پیرا ہو سکیں۔''

☆ نظریۂ پاکستان کی وضاحت کرتے ہوئے قائداعظمؒ نے ایک بار یوں فرمایا:

''ہم نے پاکستان کا مطالبہ محض زمین کا ٹکڑا حاصل کرنے کے لیے نہیں کیا تھا بلکہ ہم ایک ایسی تجربہ گاہ حاصل کرنا چاہتے تھے جہاں ہم اسلام کے اصولوں کو آزما سکیں۔''

☆ 21 مارچ' 1948ء کو ڈھاکہ کے عوام سے خطاب کرتے ہوئے آپؒ نے فرمایا:

''ہمیں بنگالی، پنجابی، سندھی، بلوچی اور پٹھان کے جھگڑوں سے بالاتر ہو کر سوچنا چاہیے۔ ہم صرف اور صرف

پاکستانی ہیں۔ اب ہمارا فرض ہے کہ پاکستانی بن کر زندگی گزاریں''۔ اس کے علاوہ آپؒ نے اقلیتوں کو مکمل تحفظ دینے اور برابری کے حقوق دینے کا اعلان کیا اور یہی اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔

☆ یکم جولائی، 1948ء کو قائداعظمؒ نے سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا: ''مغرب کے معاشی نظام نے انسانیت کے لیے ناقابلِ حل مسائل پیدا کیے ہیں اور یہ لوگوں کے درمیان انصاف قائم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک ایسا معاشی نظام پیش کرنا چاہیے جو اسلام کے صحیح تصورِ مساوات اور سماجی انصاف کے اصولوں پر مبنی ہو۔''

## مشقی سوالات

### (حصہ اول)

1- ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

☆ اُردو ہندی تنازعہ کب شروع ہوا؟

(الف) 1861ء (ب) 1863ء

(ج) 1865ء (د) 1867ء

☆ اسلام کا پہلا رُکن ہے:

(الف) توحید و رسالت (ب) نماز

(ج) روزہ (د) زکوٰۃ

☆ جنگِ آزادی کب لڑی گئی؟

(الف) 1855ء (ب) 1857ء

(ج) 1859ء (د) 1861ء

☆ اسلام میں اقتدارِ اعلیٰ کا مالک کون ہے؟

(الف) اللہ تعالیٰ (ب) پارلیمنٹ

(ج) صدرِ مملکت (د) عوام

☆ قراردادِ لاہور (23 مارچ' 1940ء) میں خطبہ صدارت کس نے دیا؟

(الف) قائداعظمؒ (ب) شیر بنگال اے۔ کے فضل الحق

(ج) مولانا محمد علی جوہر (د) لیاقت علی خاں

☆ 1930ء میں مسلمانوں کو الگ ریاست کا تصور دینے والی شخصیت ہے:

(الف) سر سید احمد خاں (ب) چودھری رحمت علی

(ج) سر آغا خاں (د) علامہ محمد اقبالؒ

☆ قیامِ پاکستان کس صدی کا واقعہ ہے؟

(الف) اٹھارہویں (ب) انیسویں

(ج) بیسویں (د) اکیسویں

☆ سٹیٹ بنک آف پاکستان کا افتتاح ہوا:

(الف) یکم جولائی' 1948ء (ب) 5 مئی' 1948ء

(ج) 14 اگست' 1949ء (د) یکم اکتوبر' 1949ء

☆ نظریۂ پاکستان کی بنیاد ہے:

(الف) اجتماعی نظام (ب) ہندو مسلم اتحاد

(ج) ترقی پسندیت (د) اسلامی نظریۂ حیات

☆ لفظ پاکستان کے خالق ہیں:

(الف) علامہ محمد اقبالؒ (ب) سر آغا خاں

(ج) چودھری رحمت علی (د) سر سید احمد خاں

☆ علامہ محمد اقبالؒ نے خطبہ الٰہ آباد کب دیا؟

(الف) 1929ء (ب) 1930ء

(ج) 1933ء (د) 1940ء

☆ اسلام کا تیسرا رکن ہے:

(الف) نماز (ب) زکوٰۃ

(ج) روزہ (د) حج

2- کالم (الف) کو کالم (ب) سے اس طرح ملائیں کہ مفہوم واضح ہو جائے۔

| کالم الف | کالم ب |
|---|---|
| سٹیٹ بینک کا افتتاح | 1867ء |
| پاکستان کا قیام | دینِ اسلام |
| نظریہ پاکستان کی اساس | 1940ء |
| اُردو ہندی تنازعہ | 1948ء |
| قراردادِ لاہور | بیسویں صدی |

3- خالی جگہ پُر کریں۔

☆ پاکستان کے نظریے کی اساس __________ ہے۔

☆ نظریہ سیاسی اور تمدنی اصولوں کا مجموعہ ہے جس پر کسی قوم یا تہذیب کی __________ استوار ہوتی ہیں۔

☆ اگر کوئی قوم اپنے __________ کو نظر انداز کر دے تو اس کا وجود خطرے میں پڑ جاتا ہے۔

☆ نظریہ پاکستان قرآن و سنّت کے اصولوں پر مبنی معاشرہ کی __________ کا نام ہے۔

☆ نظریہ پاکستان ایک ایسی ریاست کے قیام کا نام ہے جہاں عوامی __________ کا خیال رکھا جائے۔

☆ اسلامی __________ اور معاشرے کی بنیاد مشاورت ہے۔

☆ پاکستان میں __________ کو تحفظ دینے کی سوچ بھی قیامِ پاکستان کے مطالبے کے پس منظر میں شامل تھی۔

☆ سر سید احمد خاں نے __________ میں سب سے پہلے دو قومی نظریے کی اصطلاح استعمال کی۔

☆ ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ نے اپنے خطبہ الٰہ آباد (1930ء) میں مسلمانوں کے لیے الگ ________ کا تصور پیش کیا۔

☆ قائداعظم محمد علی جناحؒ ________ نظریے کے زبردست حامی تھے۔

## (حصہ دوم)

4- مختصر جوابات دیں۔

☆ ''توحید'' سے کیا مراد ہے؟

☆ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ کا ترجمہ لکھیے۔

☆ عقیدۂ رسالت کا کیا مطلب ہے؟

☆ نظریۂ پاکستان سے کیا مراد ہے؟

☆ قائداعظم محمد علی جناحؒ نے سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

☆ علامہ اقبالؒ نے مسلم ملت کی اساس کے حوالے سے کیا فرمایا؟

☆ اُخوّت کے بارے میں حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا کیا ارشاد مبارک ہے؟

☆ قائداعظم محمد علی جناحؒ نے قومیت کے بارے میں کیا فرمایا؟

☆ برِصغیر کے تاریخی تناظر میں دوقومی نظریے سے کیا مراد ہے؟

☆ پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کے بارے میں قائداعظمؒ نے کیا فرمایا؟

☆ علامہ اقبالؒ نے اپنے مشہور خطبہ الٰہ آباد میں کیا فرمایا؟

☆ نظریہ سے کیا مراد ہے؟

☆ چودھری رحمت علی نے لفظ پاکستان کب تجویز کیا؟

تفصیل سے جوابات دیجیے۔

5- ان اسلامی اقدار کا جائزہ لیجیے جو نظریۂ پاکستان کی اساس ہیں۔

6- قائد اعظمؒ کے ارشادات کی روشنی میں نظریۂ پاکستان کی وضاحت کیجیے۔

7- علامہ اقبالؒ کے ارشادات کی روشنی میں نظریۂ پاکستان کی وضاحت کیجیے۔

8- دو قومی نظریے کی وضاحت کیجیے۔

9- درج ذیل پر نوٹ لکھیے۔

(الف) ہندوستان میں مسلمانوں کی معاشی حالت

(ب) نظریے کے ماخذ اور اس کی اہمیت

## عملی کام

☆ قائد اعظمؒ، علامہ اقبالؒ اور نظریۂ پاکستان کے حوالے سے اپنے سکول میں ایک تقریری مقابلے کا اہتمام کیجیے۔